ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 21اکتوبر 1964

بمبئی سٹیم نیویگیشن کمپنی (1953) پرائیویٹ لمیٹڈ

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی

(کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری جسٹسز)

انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11، سال 1922)، دفعہ 10 (2) (3)- کاروبار کے لئے حاصل کردہ اثاثوں کی خریداری کی قیمت کے غیر ادا شدہ بقیہ پر ادا کیا جانے والا سود - کیا ایسا بلا ادائیگی بقیہ قرض کے برابر ہے - لہذا کیا سود قرض کے سرمائے پر کٹوتی کے طور پر قابل قبول ہے -- یا دفعہ 10 (2)(xv) کے تحت کٹوتی کے طور پر قابل قبول ہے۔

ٹیکس دہندگان کی کمپنی کو کونکن ساحل پر کچھ مسافر اور فیری خدمات کو سنبھالنے کے مقصد سے شامل کیا گیا تھا۔ تشخیص شدہ کمپنی نے اپنے کاروبار کے لئے ضروری اثاثے سندھیا سٹیم نیویگیشن کمپنی سے خریدے اور اپنے مکمل طور پر ادا شدہ حصص مختص کر کے غور کا کچھ حصہ ادا کیا، جس سے بقیہ رقم ادا نہیں کی گئی۔ خریداری کے معاہدے میں یہ اہتمام کیا گیا تھا کہ سندھیا کمپنی کو سالانہ 6 فیصد کی شرح سے سود ادا کیا جائے گا جب تک کہ اس کی پوری ادائیگی مکمل طور پر نہیں کی جاتی۔

انکم ٹیکس حکام نے سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی کو ادا کیے گئے اس طرح کے سود کی کٹوتی کے لئے اپنے نفع اور منافع کی گنتی میں ٹیکس دہندہ کمپنی کے دعوے کو مسترد کر دیا، اور ہائی کورٹ نے اس نقطہ نظر کی توثیق کی۔

حکم ہوا کہ: ٹیکس دہندہ کمپنی کی جانب سے ادا کیا جانے والا سود دفعہ 10 (2) (xv) کے تحت جائز کٹوتی تھی۔[779F-G]

شاہ اور سکری جسٹسز:-دفعہ 10(2)(3) کے مطابق صرف کاروبار، پیشے یا مشغلہ کی غرض سے لیے گئے سرمائے کے حوالے سے ادا کیا جانے والا سود جائز الاؤنس ہے۔ خریدار کی طرف سے واجب الادا بقیہ رقم کی ادائیگی کا معاہدہ قرض کو جنم نہیں دیتا ہے۔ اگرچہ پیسے کے قرض کا نتیجہ بلاشبہ قرض کی صورت میں نکلتا ہے، لیکن ہر قرض میں قرض شامل نہیں ہوتا ہے۔ اس صورت میں واجب الادا رقم قرض کے برابر نہیں تھی اور اس پر ادا کیے گئے سود کو دفعہ 10(2)(3) کے تحت کٹوتی کے طور پر اجازت نہیں دی جاسکتی تھی۔[774H,775B.C, 776 C-D] میٹرو تھیٹر بمبئی لمیٹڈ بمقابلہ سی آئی ٹی، (1946)14I.T.R638 اور بمقابلہ راما سوامی آئینگر اور دوسرا بمقابلہ C.I.T، مدراس، (1950)18I.T.R150، حوالہ اور منظور کیا گیا۔

C.I.T ، مدراس بمقابلہ ایس رامسے انگر ، (1947) 15 87 I.T.R ، ممتاز شدہ۔

جسٹس سباراؤ نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 10 کی ذیلی شق (2) کی شق (3) کے اطلاق پر اپنی رائے محفوظ رکھی۔[771B]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیلیں نمبری 1023-1024، سال 1963.

انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 3، سال 1961 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 9 اگست 1962 کے فیصلے اور حکم سے اپیلیں۔

اپیل کنندہ (دونوں اپیلوں میں) کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری، ٹی اے رام چندرن، جے بی دادا چنجی، او سی ماتھر اور رویندر نارائن شامل ہیں۔

مدعا علیہ کی طرف سے اٹارنی جنرل سی کے دپتری، کے این راج گوپال شاستری، آر ایچ ڈھبر اور آر این سچتھی (دونوں اپیلوں میں)۔

جے سی شاہ اور جسٹس ایس ایم سیکری کا فیصلہ شاہ جے نے سنایا۔

جسٹس سبا راؤ۔ میں اس نتیجے سے اتفاق کرتا ہوں، لیکن میں انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (3) کی تعمیر پر اپنے خیالات کا اظہار نہیں کرنا چاہوں گا۔

شاہ جے۔ بمبئی اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ جو کونکن ساحل اور بمبئی بندرگاہ پر اپنی مسافر اور فیری خدمات چلاتی تھی، کو 30 جون 1952 سے سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ کے ساتھ ضم کر دیا گیا اور اس کے بعد اسے "سندھیا" کہا جاتا تھا۔ انضمام کی اسکیم کو بمبئی ہائی کورٹ نے منظوری دی تھی اور سندھیا خاندان کو اس اسکیم کے ذریعہ کونکن ساحل اور بمبئی بندرگاہ پر خدمات پر قبضہ کرنے کے مقصد سے ایک مشترکہ اسٹاک کمپنی قائم کرنے کا اختیار دیا گیا تھا جو اصل میں بمبئی اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ کے ذریعہ چلائی جاتی تھی۔ اس اختیار کے مطابق بمبئی اسٹیم نیویگیشن کمپنی: (1953) اس کے بعد 10 اگست 1953 کو پرائیویٹ لمیٹڈ کو "ٹیکس دہندگان کی کمپنی" کہا جاتا ہے۔ ٹیکس دہندگان کی کمپنی نے 12 اگست 1953 کو سندھیا خاندان کے ساتھ کچھ اسٹیمرز، لانچ، کشتیاں، بارج، عمارتیں، فرنیچر، فکسچر خریدنے کا معاہدہ کیا۔ اور غور کے لئے گاڑیاں عارضی طور پر 80 لاکھ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ معاہدے کے تحت یہ طے کیا گیا تھا کہ فروخت کیے گئے اثاثوں کی قیمت سندھیا خاندان کو 29,900 حصص کی مختص کے ذریعے پورا کیا جائے گا جو ٹیکس دہندگان کمپنی کے حصص کے سرمائے میں 100 روپے فی کس کی فیس ویلیو کی مکمل ادائیگی کے طور پر جمع کیے جائیں گے، اور بقیہ رقم کو ٹیکس دہندگان کمپنی سندھیا خاندان کی جانب سے دیے گئے قرض کے طور پر دیکھے گی۔ معاہدے میں شق 3(b) کے تحت خریداری کی قیمت کے غیر ادا شدہ بقیہ پر 6 فیصد سود کی ادائیگی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ شق درج ذیل تھی:

،،منتقلی کمپنی کی جانب سے بقیہ رقم کو منتقلی قردہ کمپنی کی جانب سے دیے گئے قرض کے طور پر سمجھا جائے گا جو منتقلی کمپنی کی جانب سے منتقلی قردہ کمپنی کے حق میں نافذ

کیے گئے پرو میسری نوٹ کے ذریعے حاصل کیا گیا ہے اور جب تک اسے مکمل طور پر ادا نہیں کیا جاتا اس پر سالانہ 6 فیصد (سادہ) سود ہو گا اور منتقلی کمپنی کے حق میں منتقلی قردہ کمپنی کی تمام منقولہ جائیدادوں کو ختم کر کے مزید محفوظ کیا جائے گا۔"

'منتقل کیے گئے اثاثوں کی حتمی تشخیص پر یہ پایا گیا کہ ٹیکس دہندگان کمپنی سندھیا خاندان کو 8155000 روپے ادا کرنے کی ذمہ دار تھی۔ 16 ستمبر 1953 کے ایک اضافی معاہدے کے ذریعہ، معاہدے کو درست کیا گیا تھا اور اصل شق 3(b) کو 12 اگست، 1953 سے مندرجہ ذیل شق کے ذریعہ سابقہ اثر کے ساتھ تبدیل کر دیا گیا تھا:

منتقلی کمپنی کی جانب سے منتقلی قردہ کمپنی کو مذکورہ بالا شق 2 میں بیان کردہ منتقلی مکمل ہونے پر بقیہ رقم ادا کی جائے گی اور جب تک یہ مکمل طور پر ادا نہیں کیا جاتا اس وقت تک مذکورہ بقیہ یا اس کا اتنا زیادہ حصہ ادا نہیں کیا جائے گا جس پر سالانہ 6 فیصد (سادہ) سود ہو گا اور منتقلی کمپنی کے حق میں منتقلی قردہ کمپنی کی تمام منقولہ جائیدادوں کو ختم کر کے مزید محفوظ کیا جائے گا۔"

انکم ٹیکس آفیسر کمپنیز سرکل II(1) بمبئی نے 30 جون 1954 کو ختم ہونے والے اکاؤنٹ سال میں سندھیا خاندان کو ادا کیے گئے 274610 روپے کے الاؤنس کے طور پر 30 جون 1954 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹیکس دہندگان کو ادا کیے گئے 274610 روپے کے الاؤنس اور 286823 روپے کے الاؤنس کی منظوری دے دی۔ 30 جون 1955 کو ختم ہونے والے سال میں سود۔ انکم ٹیکس افسر کے حکم کی تصدیق اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر اور اپیلٹ ٹریبونل نے کی۔ بمبئی ہائی کورٹ نے انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل کی طرف سے پیش کردہ مندرجہ ذیل سوال کا نفی میں جواب دیا:

کیا حقائق کی بنیاد پر اور کیس کے حالات میں 274610 روپے اور 286823 روپے کی مذکورہ رقم ٹیکس دہندگان کی جانب سے ادا کی جانے والی سود کی وجہ سے

انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10(2)(iii)، 10(2)(xv) یا 10(1) میں سے کسی کے تحت کٹوتی کے طور پر قابل قبول ہے؟

انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66A(2) کے تحت فٹنس سرٹیفکیٹ کے ساتھ ٹیکس دہندگان کمپنی نے اس عدالت میں اپیل کی ہے۔ اس کے ذریعے کیے جانے والے کاروبار کے نفع اور منافع کی گنتی میں ٹیکس دہندہ کمپنی نے دفعہ 10(2)(iii) یا دفعہ 10(2)(xv) کے تحت ادا کی جانے والی دور قم کو جائز الاؤنس کے طور پر ادا کرنے کا دعوی کیا۔ متبادل کے طور پر، ٹیکس دہندگان کمپنی نے دعوی کیا کہ دفعہ 10(1) کے تحت کاروبار کے حقیقی منافع کی گنتی میں سود کے طور پر ادا کی جانے والی رقم لازمی طور پر قابل قبول ہے. دفعہ 10، پہلی شق کے ذریعہ، یہ فراہم کرتی ہے:

''یہ ٹیکس کسی بھی کاروبار، پیشے یا مشغلہ کے منافع یا فوائد کے سلسلے میں 'کاروبار، پیشے یا مشغلہ کے منافع اور فوائد' کے عنوان کے تحت ادا کیا جائے گا۔''

ٹیکس دفعہ 10(1) کے تحت ٹیکس ادا کیا جاتا ہے۔ ٹیکس دہندگان کی جانب سے کاروبار، پیشے یا مشغلہ میں حاصل ہونے والے منافع یا فوائد پر ادا کیا جاتا ہے۔ اگر اس سال کوئی کاروبار نہیں کیا جاتا ہے۔ دفعہ 10(1) کے تحت ٹیکس کی ذمہ داری پیدا نہیں ہوتی ہے۔

دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (iii) میں کہا گیا ہے:

"اس طرح کے منافع یا فوائد کا حساب مندرجہ ذیل الاؤنس دینے کے بعد کیا جائے گا، یعنی:--

(iii) کاروبار، پیشے یا مشغلہ کے مقاصد کے لئے لیے گئے سرمائے کے سلسلے میں، ادا کی گئی سود کی رقم۔

ان اپیلوں میں جس شرط اور وضاحت سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے، اسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مقننہ کے ذریعہ استعمال کی جانے والی سادہ زبان میں ذیلی دفعہ (2) میں "اس طرح کے نفع یا منافع" کا مطلب اکاؤنٹ کے سال میں ہونے والے کاروبار کا نفع یا منافع ہے۔ اکاؤنٹ کے سال میں کیے جانے والے کاروبار کے نفع اور منافع کی گنتی میں، شق (i) سے (xv) میں بیان کردہ الاؤنس جائز ہیں: ان جائز الاؤنسز میں سے کچھ آمدنی کی منتقلی کی نوعیت کے ہیں، اور دیگر سرمائے کی منتقلی کی نوعیت کے ہیں. مجموعی منافع یا فوائد بلاشبہ محصولات کی وصولیوں کی نوعیت کا ہونا چاہئے۔ لیکن کاروبار کی وصولیوں سے قابل ٹیکس منافع حاصل کرنے میں، نہ صرف محصولات میں کٹوتی کی اجازت ہے بلکہ کچھ سرمائے کی کٹوتی کی اجازت ہے، مثال کے طور پر قدر میں کمی، سائنسی تحقیقی انجمنوں کو ادا کی جانے والی رقم، سائنسی تحقیق پر سرمائے کی نوعیت کا خرچ اور سرمائے کی نوعیت کے دیگر اخراجات۔ ذیلی دفعہ (2) کی شق (iii) کے مطابق، کاروبار، پیشے یا مشغلہ کے مقصد کے لئے لیے گئے سرمائے کے سلسلے میں ادا کیا جانے والا سود نفع یا منافع کی گنتی میں جائز الاؤنس ہے۔ شق (iii) میں استعمال ہونے والے لفظ "سرمائے" کا مطلب پیسہ ہے نہ کہ کوئی دوسرا اثاثہ، کیونکہ سود قرض لیے گئے سرمائے پر واجب الادا ہوتا ہے اور سود رقم کے قرض پر ادا کیا جاتا ہے نہ کہ معاہدے کے تحت حاصل کردہ کسی دوسرے اثاثے پر۔ تاہم ادا کیے گئے سود کو باہر جانے والی آمدنی کا کردار ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ شق (iii) کے تحت الاؤنس کے طور پر قابل قبول ہونے کے لئے، سود کی ادائیگی سرمائے کے قرض کے سود کے سلسلے میں ادا کی جانی چاہیے، لیکن قرض کے معاملے میں نہیں.

موجودہ معاملے میں، حقیقت میں ٹیکس دہندہ کمپنی کی طرف سے کوئی سرمایہ ادھار نہیں لیا گیا تھا. حقائق کی از سر نو وضاحت کے لیے:

ٹیکس دہندگان کی کمپنی نے سندھیا خاندان سے اپنے کاروبار کے لئے درکار اثاثے خریدے اور 2999000 روپے مالیت کے حصص مختص کر کے رقم کا حصہ ادا کیا جس سے باقی 5156000 روپے ادا نہیں ہوئے۔ معاہدے کی شق 3(b) میں یہ

کہا گیا تھا کہ اس رقم کو سندھیا کی طرف سے ٹیکس دہندگان کی کمپنی کو دیے گئے قرض کے طور پر سمجھا جاتا تھا، لیکن سابقہ کارروائی کے ساتھ معاہدے میں ترمیم کی گئی تھی، اور واجب الادا رقم کو خریداری کی رقم کے توازن کے طور پر سمجھا جاتا تھا۔

جناب وشوناتھ شاستری نے دلیل دی کہ ٹیکس دہندگان کی کمپنی پر سندھیا خاندان کا 5156000 روپے کا قرض تھا، جس کی ادائیگی ایک وعدہ نامے پر عمل درآمد اور ٹیکس دہندہ کمپنی کے اثاثوں پر چارج کے ذریعہ حاصل کی گئی تھی۔ وکیل کے مطابق اس کارروائی کا مقصد سندھیا خاندان کی جانب سے اپنی ماتحت کمپنی کو اثاثے حاصل کرنے کے لیے دیا گیا قرض تھا۔ کاروبار کو جاری رکھنے کے لئے ضروری، اگرچہ رسمی لین دین میں اسے قرض کے طور پر درج نہیں کیا گیا تھا، اور چونکہ قرض کی ادائیگی کے لئے معاہدے کی ذمہ داری عائد کی گئی تھی، لہذا عدالت اس لین دین کے بارے میں جائز ہوگی کیونکہ اس میں ٹیکس دہندہ کمپنی کی طرف سے ادا کی جانے والی رقم کا قرض لینا شامل ہے. یہ کہا گیا تھا کہ اگر ٹیکس دہندہ کمپنی نے کسی اجنبی سے 5156000 روپے کی رقم ادھار لی تھی اور سندھیا خاندان کو پورا رقم ادا کیا تھا، تو اجنبی کو ادا کیا جانے والا سود ٹیکس دہندہ کمپنی کے قابل ٹیکس منافع کی گنتی میں ناقابل تردید طور پر قابل قبول الاؤنس ہوگا، اور اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ایک مختلف اصول کا اطلاق کیا جائے جب سندھیا نے ٹیکس دہندگان کو قابل بنانے کے لئے مطلوبہ فنڈز دستیاب کرائے تھے۔ اثاثے خریدنے کے لئے کمپنی بائع کے ساتھ لین دین کو ایک جامع لین دین کے طور پر بھی سمجھا جا سکتا ہے، (1) سندھیا سے 5156000 روپے قرض لینے کا لین دین اور (2) سندھیا سے اثاثے خریدنے کے لئے واجب الادا پورے سودے کی ادائیگی کے لئے لین دین۔

ہمارے فیصلے میں لین دین کی حقیقی نوعیت کا پتہ لگانے کے لئے یہ جائز نقطہ نظر نہیں ہے۔ فریقین نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ 3155000 روپے مالیت کے اثاثے ٹیکس دہندگان کمپنی کے ذریعہ سندھیا خاندان سے چھین لئے جائیں گے۔ اس میں

سے 2999000 روپے ٹیکس دہندگان کمپنی نے ادا کیے اور بقیہ رقم ادا نہیں کی گئی۔ غور و خوض کے ایک حصے کی موخر ادائیگی پر رضامندی ظاہر کرنے کے لئے سندھیا خاندان کو سود ادا کرنا پڑتا تھا، خریدار کی طرف سے واجب الادا بقیہ رقم ادا کرنے کا معاہدہ درحقیقت قرض کو جنم نہیں دیتا ہے۔ پیسے کے قرض کا نتیجہ بلاشبہ قرض کی صورت میں نکلتا ہے، لیکن ہر قرض میں قرض شامل نہیں ہوتا۔ قرض کی ادائیگی کی ذمہ داری مختلف ذرائع سے پیدا ہوسکتی ہے، اور قرض ایسے ذرائع میں سے صرف ایک ہے۔

ہر قرض دہندہ جو قرض حاصل کرنے کا حقدار ہے اسے قرض دہندہ نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔ اگر کاروبار کو جاری رکھنے کی غرض سے کسی اجنبی سے سود کی مطلوبہ رقم ادھار لی گئی ہوتی تو اسے جائزالاؤنس سمجھا جاتا۔ لیکن اس معاملے میں پیدا ہونے والے مسئلے پر ذیلی دفعہ (2) کی شق (iii) کے اطلاق پر غور کرنے میں یہ مکمل طور پر غیر متعلقہ ہے۔ مقننہ نے شق (iii) کے تحت کاروبار کے مقاصد کے لئے لئے گئے سرمائے پر ادا کیے جانے والے الاؤنس سود کے طور پر اجازت دی ہے۔ اگر سود ادا کیا جاتا ہے، لیکن قرض پر نہیں، تو شق (iii) کا کوئی اطلاق نہیں ہوگا۔

میٹرو تھیٹر بمبئی لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس (1) کے معاملے میں بمبئی ہائی کورٹ نے کہا کہ کم بقیہ پر سود کی ادائیگی کی شرط کے ساتھ طویل مدتی قرضے پر صرف سرمایہ اثاثہ خرید نادفعہ 10(2)(iii) کے معنی میں سرمائے سے قرض لینے کے مترادف نہیں ہے۔ جائیداد کی طویل مدتی لیز حاصل کرنے کے انتظامات کے تحت ٹیکس دہندگان نے اس صورت میں کئی سالوں پر محیط ششماہی قسطوں میں طے شدہ رقم ادا کرنے پر رضامندی ظاہر کی اور بقیہ بقایا رقم پر پانچ فیصد سود ادا کیا۔ بقیہ پر ادا کیے جانے والے سود کو کل تخمینہ آمدنی کا حساب لگانے میں جائز کٹوتی کے طور پر مسترد کردیا گیا تھا۔ میٹرو تھیٹر کے معاملے میں سود کی ادائیگی کی ذمہ داری مستقبل میں لیز حاصل کرنے کے معاہدے کے تحت پیدا ہوئی، جبکہ موجودہ معاملے

میں ذمہ داری مکمل فروخت کے لین دین کے تحت ادائیگی کے معاہدے کے تحت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یہ امتیاز کی حقیقی بنیاد نہیں ہے۔ دونوں صورتوں میں رقم سود کے طور پر ادا کی گئی تھی، لیکن کسی بھی صورت میں قرض کے سلسلے میں سود ادا نہیں کیا گیا تھا۔

وی راما سوامی آینگر اور انر بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر مدراس (2) میں قرض دینے کا کاروبار کرنے والے ٹیکس دہندگان نے دعویٰ کیا کہ اپنی کاروباری آمدنی کا حساب لگانے میں وہ دفعہ 10 (2) (iii) کے تحت مرنے والے شخص کی چھوڑی گئی جائیدادوں پر حکومت سری لنکا کو ادا کی گئی موت کی ڈیوٹی پر ادا کیے گئے سود میں کٹوتی کا حقدار ہے۔ عدالت نے اس طرح کی کٹوتی کے دعوے کو منفی قرار دیا۔ وہ رقم جو ڈیتھ ڈیوٹی کے طور پر ادا نہیں کی گئی تھی اسے کاروبار کے مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا تھا، لیکن اسے کسی بھی طرح سے حکومت سیلون سے قرض نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔ عدالت نے کہا کہ دفعہ 10 (2)(iii) قرض دہندہ کی جانب سے قرض دینے اور قرض دہندہ کے پیسے کو قرض پر سود کے ساتھ ادائیگی کے لئے معاہدے کی شرط کے ساتھ قرض لینے پر غور کرتی ہے: اگر اس طرح قرض لیا گیا قرض ٹیکس دہندگان کے کاروبار کے مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو اس طرح کے قرض پر ادا کردہ سود جائز کٹوتی ہے۔ لیکن کسی قانون کے تحت واجب الادا رقم کو ادھار لیا ہوا سرمایہ نہیں سمجھا جا سکتا، کیونکہ لفظ "ادھار لیا گیا سرمایہ "قرض دہندہ اور قرض دہندہ کے تعلقات کی پیش گوئی کرتا ہے، جو اس صورت میں موجود نہیں تھا.

انکم ٹیکس کمشنر مدراس بمقابلہ ایس راماسے انجر (1) کا اصول جس پر جناب وشوناتھ شاستری نے پختہ انحصار کیا تھا، ان کی مدد نہیں کرتا، کیونکہ اس معاملے میں عدالت نے حقائق اور حالات پر فیصلہ دیا کہ اصل میں سود کی ادائیگی کی ذمہ داری کو جنم دینے والا لین دین قرض لینے والے سرمائے میں سے ایک تھا اور اس لئے ٹیکس دہندگان

کی کتابوں میں جمع ہونے والے پورے سود کی اجازت دی جانی چاہیئے۔اس طرح کے سرمائے پر ادا کردہ سود کے طور پر.

لہذا ہم ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہیں کہ دفعہ 10(2)(3) کے تحت سود کی رقم کی کٹوتی کا دعوی قابل قبول نہیں ہے۔

لیکن ہمارے فیصلے میں ٹیکس دہندہ کمپنی کی طرف سے ادا کیا جانے والا سود دفعہ 10 (2) (xv) کے تحت ایک جائز کٹوتی ہے جو "کوئی بھی خرچ کسی بھی شق (i)تا(xiv) میں بیان کردہ نوعیت کا الاؤنس نہیں ہے اور جامع ہے اور اس طرح کے کاروبار کے مقصد کے لئے مقرر کردہ یا خصوصی طور پر ٹیکس دہندہ کے سرمائے کے اخراجات یاذاتی اخراجات کی نوعیت میں نہیں ہے، پیشہ یا مشغلہ "اکاؤنٹ کے سال میں ہونے والے کاروبار کے منافع یا فوائد کی گنتی میں ایک جائز الاؤنس کے طور پر سود کی ادائیگی اخراجات ہیں۔ لیکن یہ شق (iii) میں بیان کردہ نوعیت کا الاؤنس نہیں ہے اور شق (i) سے (xiv) میں ایسی کوئی دوسری شق نہیں ہے جس کی طرف اثاثوں کی فروخت کے لئے زیر غور بقیہ پر سود کی ادائیگی کی طرف راغب کیا جا سکے۔ کاروبار کے آغاز کے بعد اخراجات کیے گئے تھے۔ یہ خرچ ٹیکس دہندگان کمپنی کے کسی نجی یا گھریلو مقاصد کے لئے نہیں ہے۔ یہ کاروبار کرنے والے شخص کی صلاحیت میں ہے کہ یہ سود ادا کیا جاتا ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا اخراجات سرمائے کی نوعیت کے ہیں۔ عام طور پر یہ معلوم کرنے کے لئے ایک ٹیسٹ تیار کرنا آسان نہیں ہے کہ آیا کسی مخصوص معاملے میں اخراجات سرمائے یا آمدنی ہیں، کیونکہ سوال کا تعین ہر معاملے کے حقائق اور حالات پر منحصر ہونا چاہیئے۔ عدالت کو کاروبار کی نوعیت اور عام طریقہ کار اور ان مقاصد پر غور کرنا ہوگا جن کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔

ٹیکس دہندگان کمپنی نے زور دیا کہ سود کی ادائیگی ٹیکس دہندہ کمپنی کے کاروبار کے مقاصد کے لئے محصولاتی اخراجات ہیں، کیونکہ واجب الادا سود کی ادائیگی میں ناکامی

کی صورت میں سندھیا قرض کو نافذ کردیں گے ،اور ٹیکس دہندہ کمپنی کا کاروبار ختم ہو جائے گا اور کسی بھی صورت میں کاروباری مصلحت کی بنیاد پر اخراجات ضروری تھے اور براہ راست یا بالواسطہ طور پر اس کی سہولت کے لئے کیے گئے تھے۔ کاروبار جاری رکھنا۔ اگر اصل رقم یا واجب الادا سود ادا نہیں کیا گیا تو سندھیا کو بلاشبہ یہ حق حاصل تھا کہ وہ ٹیکس دہندگان کی کمپنی کے کاروبار کے اثاثوں کے خلاف اپنی ضمانت کو نافذ کریں، لیکن اسے یہ کہنے کی بنیاد کے طور پر نہیں سمجھا جاسکتا کہ یہ خرچ دفعہ 10(2)(xv) کے اندر آتا ہے۔ یہاں تک کہ کاروبار سے مکمل طور پر غیر متعلق ذمہ داری کے سلسلے میں ، یہ قرض دہندہ کے لئے کھلا ہو گا کہ وہ ٹیکس دہندہ کے کاروبار کے اثاثوں کو الگ کرے اور اس طرح کی تقسیم کے نتیجے میں کاروبار کے عمل رک سکتے ہیں۔ کاروبار سے غیر متعلقہ ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے اخراجات چاہے وہ کاروبار کے طرز عمل کے لئے خطرے سے بچنے کے لئے کیے گئے ہوں یا حقیقی ہوں، محصولاتی اخراجات نہیں کہا جاسکتا ہے. اور نہ ہی یہ کہا جاسکتا ہے کہ چونکہ کسی ذمہ داری کا اس کاروبار سے کچھ تعلق ہوتا ہے جو چلایا جاتا ہے، لہذا اس طرح کی ذمہ داری کی تسکین کے لئے ہونے والے اخراجات کو ہمیشہ دفعہ 10(2)(xv) کے اندر سمجھا جاتا ہے۔

کیا کوئی خاص خرچ کاروبار کے مقصد کے لئے کیا گیا ریونیو خرچ ہے اس کا تعین تمام حقائق اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور تجارتی تجارت کے اصولوں کے اطلاق کے ذریعہ کیا جانا چاہئے۔ اس سوال کو کاروباری ضرورت یا مصلحت کے بڑے تناظر میں دیکھا جانا چاہئے۔ اگر بیرون ملک جانے یا خرچ کا تعلق کاروبار کو جاری رکھنے یا چلانے سے ہے تو اسے منافع کمانے کے عمل کا لازمی حصہ سمجھا جاسکتا ہے نہ کہ کسی اثاثے کے حصول یا مستقل کردار کے حق کے لئے، جس کا قبضہ کاروبار کو جاری رکھنے کی شرط ہے، اخراجات کو محصولاتی اخراجات کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے. مدراس ریاست بمقابلہ جی جے سویلہو (1) کے ایک حالیہ معاملے میں اس عدالت کو مدراس

پلانٹیشن ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ، 1955 کی دفعہ 5(e) کے تحت کٹوتی کی قابل قبولیت پر غور کرنا پڑا۔ دفعہ 5(e) انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10(2)(xv) کی طرح ہے۔ دفعہ 5 زرعی آمدنی کی گنتی میں اخراجات کی مختلف اشیاء کی کٹوتی کی اجازت دیتا ہے۔ شق (e) میں گزشتہ سال کے دوران کئے گئے کسی بھی اخراجات (سرمایہ کاری کے اخراجات یا ٹیکس دہندگان کے ذاتی اخراجات کی نوعیت میں نہ ہونے کی وجہ سے) کو مکمل طور پر اور خصوصی طور پر شجرکاری کے مقصد کے لئے مختص یا خرچ کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں ٹیکس دہندگان نے نیلگری کے پہاڑوں میں چائے، کافی اور ربڑ کے باغات پر مشتمل ایک جاگیر 3,10,000 روپے میں خریدی تھی۔ انہوں نے سود پر 2,90,000 روپے قرض لیے اور تخمینہ سال 56-1955 میں پودوں کی آمدنی میں سے ادا کیے گئے سود کو کاٹنے کا دعویٰ کیا۔ یہ دعویٰ دفعہ 5 کی شق (e) اور (k) کے تحت کیا گیا تھا۔ شق (k) کے تحت یہ دعویٰ قابل قبول نہیں تھا کیونکہ گزشتہ سال پودے لگانے پر جو قرض لیا گیا تھا اور اصل میں خرچ کیا گیا تھا اس پر سود ادا نہیں کیا گیا تھا، اور واحد سوال جس کا تعین کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ آیا یہ دفعہ 5(e) کے تحت جائز الاؤنس ہے۔ یہ خیال کیا گیا تھا کہ سود کی ادائیگی اکاؤنٹ کے سال میں سرمائے کے اخراجات کی نوعیت میں نہیں تھی۔ عدالت نے کہا کہ کاروبار جاری رکھنے کے لئے اثاثوں کے حصول کے لئے لئے گئے سرمائے کے سلسلے میں بھی سود کی ادائیگی کو تجارتی عمل میں محصولاتی اخراجات کے طور پر سمجھا جانا چاہئے اور اسے سرمائے کا خرچ نہیں کہا جانا چاہئے۔ دفعہ 5(e) کے اطلاق کے بارے میں یہ مشاہدہ کیا گیا:

"ٹیکس دہندگان نے اس باغ کو پودے کے طور پر کام کرنے کے لیے خریدا تھا، یعنی چائے، کافی اور ربڑ اگانے کے لیے۔ شجرکاری کی خریداری کے لئے ادھار لی گئی رقم پر سود کی ادائیگی جب خریداری کی پوری منتقلی اور شجرکاری کے کام کو ایک مربوط مجموعی کے طور پر دیکھا جاتا ہے، شجرکاری سے اتنا قریبی تعلق رکھتا ہے کہ اخراجات

کو مکمل طور پر اور صرف شجر کاری کے مقصد کے لئے مقرر یا خرچ کیا جا سکتا ہے۔
اس سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس ایکٹ میں زرعی آمدنی کا مطلب ہے نہ کہ زرعی رسیدیں۔ زرعی رسیدوں میں سے وہ تمام اخراجات کاٹے جائیں جو عام تجارتی حساب کتاب میں رسیدوں کے مقابلے میں کیے جانے چاہئیں۔ اصولی طور پر، ہم شجر کاری کے حصول کے لیے لیے گئے سرمائے پر ادا کیے جانے والے سود اور موجودہ شجر کاری کے مقصد کے لیے لیے گئے سرمائے پر ادا کیے جانے والے سود کے درمیان کوئی فرق نہیں دیکھتے: دونوں ہی شجر کاری کے مقاصد کے لیے ہیں۔
لہذا اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ ٹیسٹ یہ تھا کہ کسی لین دین کے تحت کیا جانے والا خرچ جو کاروبار سے اتنا قریبی تعلق رکھتا ہے کہ اسے کاروبار کے طرز عمل کا ایک لازمی حصہ سمجھا جا سکتا ہے، اسے مکمل طور پر اور خاص طور پر کاروبار کے مقاصد کے لئے مقرر کردہ آمدنی کے اخراجات کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔
ٹیکس دہندگان کی کمپنی نے بلاشبہ اپنے کریڈٹ کو گروی رکھ کر اثاثے حاصل کیے تھے۔ ٹیکس دہندگان کی کمپنی اس مقصد کے لئے تشکیل دی گئی تھی کہ سندھیا خاندان نے جو کاروبار حاصل کیا تھا اور اس کاروبار کو جاری رکھنے کے لئے ان اثاثوں کی ضرورت تھی جن کے ساتھ کاروبار کیا جانا تھا۔ ان اثاثوں کو حاصل کرنے کے لئے ٹیکس دہندگان کمپنی نے خود کو 51,56,000 روپے کی رقم کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا اور اس رقم کو مقررہ شرح پر سود کے ساتھ ادا کرنے پر اتفاق کیا۔ اثاثوں کے حصول کا لین دین کاروبار کے آغاز اور جاری رکھنے سے قریبی تعلق رکھتا تھا۔ بقیہ واجب الادا رقم پر ادا کیا جانے والا سود عام طور پر کاروبار کے مقصد کے لئے خرچ سمجھا جانا چاہئے، جو اکاؤنٹ کے سال میں کیا گیا تھا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اگر کاروبار کے مقصد کے لئے سود ادا کیا گیا تھا، تو یہ مکمل طور پر اور خاص طور پر اس مقصد کے لئے مقرر کیا گیا تھا یا خرچ کیا گیا تھا.

ریونیو کی جانب سے راج گوپال شاستری نے دلیل دی کہ چونکہ کاروبار بند ہونے کے بعد حاصل ہونے والے منافع دفعہ 10(1) کے تحت ٹیکس کے قابل نہیں ہیں، لہذا جس کاذریعہ کاروبار کے اصل آغاز سے پہلے کی ذمہ داری ہے، اسے بھی دفعہ 10 (2) (xv) کے تحت جائز رخصت پذیر نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔ اس دلیل کی صداقت کا جائزہ لینا غیر ضروری ہے، کیونکہ حقیقت میں اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

ٹیکس دہندگان کی کمپنی 10 اگست 1953 کو قائم کی گئی تھی، اس نے 12 اگست 1953 کو ایک معاہدہ کیا تھا اور 30 جون 1954 اور 30 جون 1955 کو ختم ہونے والے اکاؤنٹ کے سالوں میں سود ادا کیا گیا تھا۔ ذمہ داری کا ذریعہ اس تاریخ سے پہلے پیدا نہیں ہوا تھا جس پر ٹیکس دہندہ کمپنی کا کاروبار شروع کیا گیا تھا۔ دفعہ 10 (2) کے مطابق کسی کاروبار کے قابل ٹیکس منافع یا منافع کا تخمینہ لگانے میں جو شق (i) سے (xv) میں بیان کردہ نوعیت کے اکاؤنٹ الاؤنس کے سال میں کیا جاتا ہے۔ اگر اس سال کوئی کاروبار نہیں ہوا تو الاؤنس جائز نہیں ہے۔ لیکن جس سود کے سلسلے میں الاؤنس کا دعویٰ کیا جاتا ہے وہ ایک ایسے وقت میں ادا کیا گیا تھا جب کاروبار چل رہا تھا، اور سود کی ادائیگی کی ذمہ داری کا ذریعہ بھی اس مدت کے اندر کیا گیا تھا جس میں کاروبار چلایا گیا تھا۔

لہذا ہمارا خیال ہے کہ جس الاؤنس کا دعویٰ کیا گیا ہے وہ دفعہ 10 (2)(xv) کے تحت جائز کٹوتی ہے۔

ان حالات میں ہمیں اس بات پر غور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ دفعہ 10 (1) کے تحت ٹیکس دہندگان کی آمدنی کا تخمینہ لگانے میں ادا کیے جانے والے سود کو ٹیکس دہندہ کمپنی کے کاروبار کے مقصد کے لئے ضروری طور پر سمجھا جاسکتا ہے یا نہیں۔

لہذا اس عدالت میں اخراجات کے ساتھ اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے۔ ایک سماعت کی فیس.

اپیلوں کی اجازت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and
integrity of this document